روزنامہ
الفضل
ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۴۹ سوموار ۱۸- رمضان ۱۴۱۴ھ ‘۲۸- تبلیغ ۱۳۷۳ ھش ‘ ۲۸- فروری ۱۹۹۴ء

رمضان میں تبتّل الی اللہ حاصل کرنا چاہئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

احمدیوں کے سینے میں جو چراغ روشن ہیں ساری دنیا میں ان سے نور پھیل رہا ہے

خوشیوں کے دن بڑھنے اور پھیلنے والے اور روشن تر ہونے والے ہیں

رمضان ہمیں پیغام دیتا ہے کہ جو پہلے خرچ کرتے تھے اب اس سے زیادہ خرچ کرو

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ فرمودہ ۲۵- فروری ۱۹۹۴ء کا خلاصہ جو بیت الفضل لندن سے احمدیہ ٹیلی ویژن پر دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ربوہ = ۲۵- فروری۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا ہے ہم اس سال میں داخل ہوئے ہیں جو آسمان کی گواہیوں کا سال ہے۔ آج احمدیوں کے سینے میں اللہ نے جو چراغ روشن کر دیئے ہیں ان سے تمام دنیا میں نور ہی نور پھیل رہا ہے۔

رمضان المبارک کے حوالے سے آپ نے دولت مندوں کو متوجہ کیا کہ وہ اپنی استطاعت سے کم نہ خرچ کریں۔ اس ماہ میں جو پہلے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے تھے اس سے بڑھ کر خرچ کریں۔

حضرت صاحب نے یہ ارشادات اس خطبہ جمعہ میں فرمائے جو بیت الفضل لندن سے آج احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

خطبہ کے آغاز میں حضرت صاحب نے فرمایا۔

کل کا دن جماعت کی تاریخ میں ایک بہت ہی روشن دن تھا۔ یعنی ۱۳- رمضان ‘کل سے پورے سو سال پہلے قادیان کے افق پر اور وہ افق دور دور تک پھیلا ہوا تھا‘ خدا کے فضل و کرم کے ساتھ تیرہ سو سال میں پہلی بار اس عظیم پیشگوئی کا ظہور ہوا‘ جو مہدی کی صداقت کا نشان تھا۔ اس پیشگوئی کا ذکر اس حدیث میں ملتا ہے جو سنن دار قطنی میں درج ہے اس پیشگوئی کے متعلق تفصیلی گفتگو تو انشاء اللہ بعد میں ہوگی لیکن چونکہ رمضان المبارک کی وہ ۱۳- تاریخ تھی جبکہ حضرت بانی سلسلہ اور آپ کے عشاق کی نگاہیں آسمان پر حمد و شکر سے مغلوب ہو کر اس حالت میں پڑتی تھیں کہ روحیں سجدہ ریز تھیں اور نظر اس آسمانی نشان پر تھی اور انتظار میں تھے کہ کب چاند اور سورج گرہن کا نشان ظاہر ہو۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ عجیب بات ہے کہ اگرچہ دنیا میں مہدی ہونے کے کئی دعویداروں کا ذکر ملتا ہے لیکن ساری تاریخیں نکال کر دیکھ لو مہدی ہونے کا دعویدار ایک بھی ایسا نہیں ہے جس نے چاند اور سورج کے گرہن کے نشان کو اپنی صداقت کے طور پر پیش کیا ہو۔ یا اپنے دعوے کے بعد وہ خود منتظر رہا ہو یا اس کے ماننے والے منتظر رہے ہوں کہ کب آسمان سے یہ نشان ظاہر ہونگے۔ اور ان کے دشمن بھی منتظر رہے ہوں کہ ان نشانات کے ظاہر ہونے سے پہلے یہ دعویدار مر جائے اور ہم اپنی آنکھوں سے اس کا جھوٹا ہونا دیکھ لیں۔ ایک گہرے انتظار کی کیفیت تھی جو ۱۸۸۹ء سے شروع ہوئی جبکہ حضرت بانی سلسلہ نے جماعت کی بنیاد رکھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ۱۸۹۴ء میں یہ پیشگوئی اپنی پوری شان کے ساتھ پوری ہوئی۔

آسمانی گواہیوں کا سال حضرت صاحب نے فرمایا۔ ہم اس سال میں داخل ہوئے ہیں جو آسمان کی گواہیوں کا سال ہے۔ زمین کی گواہیاں تو ہم نے اکثر دیکھیں اب آسمان سے گواہیاں اتر رہی ہیں اور ٹیلی ویژن کے ذریعے سب دنیا کا جماعت احمدیہ کے پیغام کو سننا بھی ایک آسمانی گواہی ہے۔ یہ عظیم اتفاق ہے کہ اس سال ہی یہ دونوں باتیں اپنے درجہ کمال کو پہنچی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ جتنا بھی شکر ادا کرے اتنا ہی کم ہے۔ مگر ان خوشیوں کے ساتھ کچھ کانٹے بھی تو ہیں وہ کانٹے وہ ہیں جو دشمن کے دن کا آغاز ہیں۔ اس کی مثال اسی طرح ہے کہ ایک بیج بویا جائے اس میں سے کونپل پھوٹے پھر وہ اپنے ڈنٹھل پر کھڑا ہو کر مضبوط ہونے لگے اور بہت خوشنما دکھائی دے اور بونے والے

باقی صفحہ ۶ پر

نمایاں کامیابی

○ مکرمہ ڈاکٹر فریدہ سمیع صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالبصیر سمیع صاحب انجینئر برطانیہ نے ڈاکٹری کی ایک اعلیٰ ڈگری ایم آر سی سائیک MRC PSYCH حاصل کر لی ہے۔ وہ سینٹ جارج ہسپتال لندن میں رجسٹرار کے عہدے پر کام کر رہی ہیں۔

مکرمہ ڈاکٹر فریدہ صاحبہ نے ۱۹۸۱ء میں ایم بی بی ایس کیا۔ اسی سال ان کی شادی ہوئی اور وہ اپنے خاوند کے ساتھ انگلینڈ چلی گئیں۔ مکرمہ ڈاکٹر صاحبہ نے گھریلو ذمہ داریوں بچوں کی نگہداشت اور نوکری کے ساتھ اس اعلیٰ سطح کے امتحان کی تیاری بھی جاری رکھی اور ۱۹۹۲ء میں اس کا پارٹ ون اور ۱۹۹۳ء میں پارٹ ٹو پاس کیا۔ مکرمہ ڈاکٹر صاحبہ مکرم محمد یوسف خان صاحب اسلام آباد کی صاجزادی اور ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب لاہور کی بہو ہیں۔ مکرمہ ڈاکٹر صاحبہ کی مزید کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب مینیجر و پبلشر ماہنامہ انصار اللہ ‘ اسیر راہ مولا تحریر فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیز محمد ادریس کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے از راہ شفقت بچے کا نام "محمد مقتدر" رکھا ہے۔ بچے کے خادم دین ہونے نیز صحت و سلامتی کے ساتھ درازی عمر پانے کی درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم شریف احمد صاحب باٹا پور کا بیٹا شاہد محمود انتہائی نگہداشت سے اب جنرل وارڈ میں منتقل ہو گیا ہے۔ بخار نارمل ہے مگر اصل بیماری کی صحیح تشخیص نہیں ہو سکی۔ احباب سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۸ - تبلیغ ۱۳۷۳ھش ۲۸ - فروری ۱۹۹۴ء

اہل فلسطین پر ظلم و تشدد

مقبوضہ فلسطین کی ایک مسجد میں ایک اسرائیلی کے ہاتھوں نماز فجر کے وقت ۸۳ کے قریب فلسطینی نمازیوں کی شہادت ایک ایسا دردناک واقعہ ہے جس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے اور جس پر جتنے بھی دکھ کا اظہار کیا جائے کم ہو گا۔ دنیا بھر کے مسلمان ممالک اور عوام میں اس سانحہ پر دکھ کی جو لہر دوڑ گئی ہے وہ عین فطری ہے اور ہر مسلمان کا دل اس دردناک سانحے پر اشکبار ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام لواحقین کو اور اہل فلسطین کو صبرو حوصلہ عطا کرے اور اپنی جناب سے ان کے دلوں پر صبرو سکینت کا ٹھنڈا پھاہا رکھے۔ اور ان کے دکھوں کی طویل رات کو خوشیوں بھری صبح میں بدل دے۔ آمین

مقبوضہ فلسطین کے عوام اسرائیل کے قیام کے بعد سے جس جبر مسلسل کا شکار ہیں وہ دنیا بھر کی نظروں کے سامنے ہے۔ اسرائیل کا ظلم و ستم دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ عالمی برادری کے اراکین میں سے زیادہ تعداد ایسے ممالک کی ہے جو اسرائیل کی محض لفظی مذمت کرتے ہیں اور عملی طور پر ظالم کا ہاتھ روکنے کے لئے کوئی موثر قدم نہیں اٹھاتے جس کے نتیجے میں فلسطینیوں کے لئے آرام کی زندگی کا کوئی راستہ نکلے۔

فلسطینیوں کی ایک بڑی تعداد کیمپوں میں آباد ہے جہاں پر ایک پوری نسل جنم لے کر جوان ہو چکی ہے اور ان کے دلوں میں اسرائیل کے لئے نفرت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اسرائیل کے خلاف نفرت کی وجوہات ایسے ہی دردناک واقعات ہیں جیسا کہ اب حال میں ہوا ہے۔ اگر اسرائیل کے ارباب اختیار اپنی قوم کو اس ظلم و تشدد کے دور سے نکال سکے تو ان کا بہت بڑا کارنامہ ہو گا۔ حال ہی میں فلسطینیوں اور اسرائیل کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا وہ اگرچہ بہت حد تک اپنی افادیت کے اعتبار سے مشکوک تھا لیکن پھر بھی امید کی ایک ہلکی سی کرن پیدا ہوئی تھی کہ شاید یہ خطہ امن کی دولت سے بہرہ ور ہو سکے۔ لیکن حالیہ دردناک واقعہ کے بعد یہ امید بھی اب ٹوٹتی نظر آ رہی ہے۔

جیسے کیسے بھی حوالات کے ہوں گے حالات
میں بہت صبر سے برداشت کروں گا ہر بات
ساری دنیا میں جماعت کے لبوں پر ہے دعا
اور ہر لمحہ دعا ہوتی ہے' یعنی دن رات

ابو الاقبال ۲۰-۲-۹۴

وہی آسمان والا مرا انتقام لے گا
وہی آسمان والا مری پشت پر کھڑا ہے
وہی آسمان والا مجھے دے رہا ہے ہمت
وہی آسمان والا جو ہر ایک سے بڑا ہے

۱۶-۲-۹۴

میرے دشمن مجھے ہر گام پہ ڈستے ہی رہے
مجھ پہ انعام خداوند برستے ہی رہے
مجھ پر ہر گام عنایات کی بارش برسی
میری ایذا کے لئے لوگ ترستے ہی رہے

۱۶-۲-۹۴

ابو الاقبال

آغاز ہو مبارک

آفاق کے سفر میں پرواز ہو مبارک
ہر گھر سے آ رہی ہے آواز ہو مبارک

ظلمت کی تیرگی میں آواز حق کی گونجی
چاروں پہر فلک سے آغاز ہو مبارک

نغمے محبتوں کے عالم کو ہیں سنائے
سارے جہاں کو یارب یہ ساز ہو مبارک

دنیا نے جب ستایا' نکلا تھا وہ اکیلا
اب بن گیا ہے سب کا دم ساز ہو مبارک

بارش فضل کی اُتری روکے گی کیسے چھتری؟
اس کے کرم کا پیارا انداز ہو مبارک

ہر دل کا ہے یہ دعویٰ "ہے وہ ندیم میرا"
ٹوٹے ہوئے دلوں کو ہمراز ہو مبارک

انور ندیم علوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا عبد الرحمان انور

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی چند ہدایات

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے اس عاجز کو ایک لمبے عرصہ تک جو تقریباً تیس سال بنتا ہے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے قرب میں رہ کر خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائی۔ خاکسار کو اپنی کم مائیگی اور ناتجربہ کاری کا خوب علم ہے لیکن حضرت صاحب کی شفقت اور مہربانی کا نتیجہ ہے کہ مجھے یہ سعادت حاصل ہوئی۔

جب جنوری ۱۹۳۵ء میں حضرت صاحب نے مجھے انچارج تحریک جدید مقرر فرمایا تو آپ نے اپنے ساتھ کام کرنے کے ضمن میں بعض نہایت قیمتی ارشادات فرمائے جو میرے لئے اس سارے عرصہ میں مشعل راہ رہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ کو ان باتوں سے خاص طور پر تکلیف ہوتی ہے لہٰذا ان امور کا خاص طور پر خیال رکھا جائے۔

۱۔ جب آپ کسی امر کے متعلق ہدایات دے رہے ہوں تو آپ کے کلام کو قطع نہ کیا جائے بلکہ جب ساری بات ختم ہو جائے تو پھر اگر کسی امر کی تشریح کی ضرورت محسوس ہو تو صرف اس صورت میں کوئی بات دریافت کی جائے۔

۲۔ اگر میں چل رہا ہوں تو مجھ سے بات کرنے کی غرض سے میرے چلنے میں رکاوٹ نہ پیدا کی جائے کہ میرا راستہ روکا جائے بلکہ ساتھ چلتے چلتے اپنی بات کی جائے۔

۳۔ ملاقات کے لئے جس قدر وقت لیا جائے اس وقت میں کام کو ختم کرنے کی پوری کوشش کی جائے اگر مزید وقت کی ضرورت ہو تو یا تو اس وقت خاص اجازت لی جائے یا باقی کام کسی دوسرے وقت میں اجازت لے کر کیا جائے۔

۴۔ جس کام کے لئے وقت ملاقات کا لیا جاوے سب سے پہلے وہی کام پیش کیا جاوے۔ نہ یہ کہ اس کام کو تو آخر میں رکھا جائے اور دیگر امور کو پہلے پیش کرنا شروع کر دیا جائے۔

۵۔ جس کام کے متعلق میں کہہ دوں کہ پھر پیش ہو تو اس کو جلدی ہی موقعہ حاصل کر کے پیش کر دیا جائے نہ یہ کہ دوبارہ پیش کرنے کے لئے ہفتے یا مہینے لگا دیئے جائیں۔

۶۔ اگر میں کسی کام کے متعلق کوئی ہدایت دوں کہ یہ کام اس طور پر کیا جاوے تو جو سمجھ میں آئے اس کے مطابق فوراً ہی اس کام کا خاکہ پیش کر دیا جائے تاکہ مجھے تسلی ہو کہ صحیح لائنوں پر یہ کام کیا جا رہا ہے یا کچھ غلط فہمی ہے۔ اور اگر کوئی غلط فہمی ہو تو اس کی فوراً اصلاح کر دی جائے۔

۷۔ اگر ملاقات کے لمبا ہو جانے کی وجہ سے نماز کا وقت آ جائے تو فوراً مجھے یاد دلا دیا جائے کیونکہ بعد میں مجھے اس احساس سے بہت تکلیف ہوتی ہے کہ احباب کو نماز کے لئے اس وجہ سے انتظار کرنا پڑا۔

اب میں چند واقعات درج کرتا ہوں:-

۱۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں اولوالعزمی عطاء فرمائی تھی۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ آپ بہت تیز رفتار تھے۔ اکثر لوگوں کو آپ کے ہمراہ چلنے کے لئے بھاگنا پڑتا تھا۔

۲۔ پانی میں تیرنے کا موقعہ آیا تو خاکسار نے قادیان کی قریبی نہر میں خود دیکھا کہ موضع تتلے کے پل سے حضرت صاحب نے دوسرے احباب کے ساتھ پانی کے بہاؤ کے مطابق تیرنا شروع کیا اور دوسرے پل تک تیرتے ہی چلے گئے۔ جب کہ کئی بظاہر طاقتور نوجوان بھی ہمت ہار کر پانی میں حضرت صاحب کے ساتھ تیرنے کی بجائے چل رہے تھے۔ صرف ایک حضرت صاحب ہی تھے جو تیرتے ہوئے وہاں تک آئے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اگر آپ چاہیں تو ابھی اور کافی فاصلہ تیر سکتے ہیں۔ اس سے آپ کی اولوالعزمی کا پتہ لگتا ہے۔

۳۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر تقریر کا موقع آتا تو حضرت امام جماعت الثانی پُر جوش مسلسل تقریر جو معارف قرآنی اور علوم دینی و دنیوی سے پُر ہوتی تھی کئی کئی گھنٹے فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ ایک دفعہ آپ کی تقریر چھ سات گھنٹے تک ہوتی رہی۔

۴۔ پھر ایسی لمبی تقریروں کے بعد جماعتوں سے ملاقات کا وقت ہوتا جو رات کے بارہ ایک بجے تک ممتد ہو جاتا۔ آپ خندہ پیشانی سے ہر ایک سے مصافحہ فرما کر حالات دریافت فرماتے اور مشورے عطا فرماتے تھے۔

۵۔ شب بیداری کا یہ عالم تھا کہ چونکہ قادیان میں ابتداء میں دفتر تحریک جدید آپ کے رہائشی کمرہ کے نیچے تھا اور ابتدائی ایام میں خصوصاً خاکسار کو بھی ۱۱۔۱۲ بجے شب تک دفتر میں کام کرنا ہوتا تھا۔ لیکن کسی ایک دن بھی ایسا نہیں ہوا کہ حضرت صاحب کے چلنے پھرنے اور کام میں مصروفیت کا علم نہ ہوتا رہا ہو۔ کمرے میں تیز روشنی ہوتی تھی حتی جب------ کبیر کی سورہ یونس والی پہلی جلد رات کو ۴ بجے کے قریب مکمل ہوئی تو آپ کی ہدایت کے بموجب کہ جونہی کتاب کی پہلی جلد تیار ہو آپ کی خدمت میں فوراً پیش کی جاوے۔ جب پیش کرنے کے لئے دستک دی تو آپ فوراً تشریف لے آئے۔ اور تیار شدہ جلد کو ملاحظہ فرما کر بہت خوش ہوئے۔

۶۔ ایک دفعہ وقت کی قلت اور کام کی زیادتی کی وجہ سے آپ نے ایک ہی وقت میں دو شخصوں کو کاغذات پیش کر کے ہدایات لینے کے لئے فرمایا۔ چنانچہ مکرم شمس صاحب کشمیر کمیٹی کے کاغذات باری باری پیش کرتے تھے اور خاکسار تحریک جدید کے کاغذات پیش کرتا تھا اور حضرت صاحب باری باری دونوں کو ہدایات سے سرفراز فرماتے تھے۔

۷۔ حضرت صاحب سب کام اپنے ہاتھوں سے سرانجام دینے میں بہت خوشی اور تسلی پاتے تھے۔ چنانچہ جب بھی دستک دی گئی آپ خود تشریف لا کر دروازہ کھولتے۔ ۱۹۳۵ء میں فتنہ احرار کے موقعہ پر اس کی اہمیت کے پیش نظر آپ نے اس ضمن میں ضروری خط و کتابت اور لٹریچر وغیرہ کو محفوظ رکھنے کا کام اپنے ذمہ ہی رکھا۔ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا بھی تھا کہ فتنہ احرار کے موقعہ پر سب کام آپ نے خود کئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ابتلاء کا قلع قمع بہت جلد ہو گیا۔

۸۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت صاحب اگرچہ عام انسان تھے لیکن آپ کے کاموں کو دیکھنے کے بعد ہر شخص یہ تسلیم کرنے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے کہ اس خاص انسان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا بہت ہی خاص تعلق ہے اور اس کی خاص تائید اس کے شامل حال ہے۔ چنانچہ بارہا دیکھا گیا ہے کہ آپ کو کسی ایسی چیز کی ضرورت محسوس ہوئی ہے جو عام حالات میں قریباً ناممکن ہوتی تھی تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کے حصول کے سامان ہو جایا کرتے تھے۔ گویا اللہ تعالیٰ کے فرشتے آپ کے منشاء کی تکمیل میں لگ جاتے تھے۔

○ تمام موصیان کرام کو ان کے سال ۹۳-۱۹۹۲ء کے حسابات بھجوا دیئے گئے ہیں اگر کسی موصی کو حساب نہیں ملا تو براہ کرم دفتر وصیت سے رجوع کریں تا حساب فہمی بروقت ہو اور بعد میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

فہرست نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ۸۔ فروری ۹۴ء بروز منگل بیت الفضل لندن میں درج ذیل جنازے پڑھائے۔

جنازہ حاضر۔ مکرم صفوان خواجہ ابن مکرم خواجہ شریف احمد صاحب آف نارتھ لندن (کار کے حادثہ میں وفات پائی)

جنازہ غائب۔ ۱۔ مکرم ملک محمد بشیر صاحب درویش عمر ۶۷ سال عرصہ درویشی بڑے صبر و شکر کے ساتھ قادیان میں گذارا۔ مختلف دفاتر میں خدمات سرانجام دیں۔ لواحقین میں بیوہ۔ ۳ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔

۲۔ چوہدری محمد شریف صاحب انسپکٹر پولیس، چک نمبر ۱۶۶ امراد بہاولنگر۔

۳۔ مکرم مرزا صادق علی صاحب کراچی۔ ۲۲۔ دسمبر کو قادیان جلسہ سالانہ پر جانے کے لئے ابھی لاہور پہنچے تھے کہ وفات ہو گئی۔

۴۔ مکرم عبد الرحیم صاحب ولد ملک غلام محمد صاحب مرحوم قصور فلور مل والے (۳۔ فروری کو وفات) ان کے بیٹے عبد الحلیم ہڈرز فیلڈ میں ہیں۔

۵۔ مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ والدہ عبد الحکیم اکمل صاحب مربی ہالینڈ۔

۶۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب ربوہ عمر ۸۹ سال پائی ہے۔ ۱۸ سال ربوہ میں بطور انسپکٹر تحریک جدید کام کیا۔

۷۔ مکرمہ بیگم علی قاسم جو حافظ عبد الرحمان صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کی بیٹی اور مکرمہ صبیحہ امجد آف ڈھاکہ کی خوش دامن تھیں۔

۸۔ مکرم رفیق احمد صاحب کاہلوں آف قادر آباد سیالکوٹ۔

۹۔ مکرم رفیق احمد خان صاحب ابن خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب (برادر شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ لندن)۔

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالعہ کتب

مرزا محمد اقبال

تحدیثِ نعمت

کتاب ھذا پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ اور عالمی عدالت کے سابق صدر حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خاں نے تحریر فرمائی ہے جس میں آپ نے اپنے حالات زندگی بیان کیے ہیں اس میں خاندانی حالات' پیدائش و زیارت حضرت بانی سلسلہ و بیعت ابتدائی تعلیم اور حضرت امام جماعت الاوّل کی خدمت میں حاضری۔ بیعت حضرت امام جماعت الثانی' مزید تعلیم کے لئے سفر انگلستان۔ لندن میں قیام اور مشہور مقامات کی سیر۔ دوران تعلیم ناروے۔ سوئٹزرلینڈ۔ اٹلی۔ سویڈن۔ لینن گراڈ سابق پیٹرزبرگ (روس) فرانس۔ بلجیئم۔ ہالینڈ۔ جرمنی۔ امریکہ۔ فنلینڈ کے مختلف شہروں کی سیر کا ذکر فرمایا ہے۔

لندن سے واپسی پر وکالت کی پریکٹس اور عملی تجربات کے ذکر میں آپ نے لکھا ہے کہ لطف کی بات یہ ہے کہ آپ کے والد محترم چوہدری نصراللہ خان صاحب بھی وکیل تھے یعنی باپ بھی وکیل اور بیٹا بھی وکیل۔ باپ نے ہدایت فرمائی کہ دونوں ایک مقدمہ میں پیش نہ ہوں۔ ۲۳ سال کی عمر میں پٹنہ ہائی کورٹ میں جماعت کے مقدمہ کی پیروی کی۔ آپ نے چھوٹی عمر میں سیاست میں حصہ لینا شروع کیا۔ اس ضمن میں مکرم چوہدری صاحب نے پنجاب کونسل کے انتخاب کا ذکر کرتے ہوئے درج ذیل لطیفہ درج فرمایا ہے۔ یہ ہے تو ایک لطیفہ مگر آپ کے شاندار اور تابناک مستقبل کی نشان دہی کرتا ہے۔ پڑھئے اور لطف اٹھائیے۔ لکھتے ہیں

"ماجرہ کلاں کے "سفید پوش" چوہدری جہان خاں صاحب نے خواہش کی کہ میں ان کے ہمراہ ان کے گاؤں جا کر وہاں کے رائے دہندگان سے ملوں۔ چنانچہ ایک شام میں اور چوہدری قاسم علی خاں صاحب ذیلدار ان کے ہمراہ ان کے گاؤں گئے اور رات ان کے ہاں مہمان رہے۔ دوسری صبح انہوں نے دیہہ کے مالکان کو اپنے دیوان خانے میں بلا لیا اور میرا ان سے تعارف کرایا۔ اور میرے آنے کی غرض بیان کی۔ اتنے میں ناشتہ آگیا۔ میزبان نے فرمایا تمہارا وقت قیمتی ہے ناشتہ کرلیں گفتگو جاری رہے گی۔ ناشتہ ختم ہوا تو مالکان دیہہ میں سے ایک نے مسکراتے ہوئے حاضرین سے کہا "بھائیو میں تو کہتا ہوں پرچی (ووٹ) اسی چوہدری کو دینی چاہئے۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا رائے تو ہماری بھی یہی ہے لیکن تمہارے مشورے کی کوئی خاص وجہ ہے اس نے کہا ہم سب زمیندار ہیں اور جب ہمیں بیل خریدنا ہوتا ہے تو علاوہ اور باتوں کے ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ بیل چرنے (کھانے) میں کیسا ہے۔ جو بیل اچھی طرح چرتا ہے وہ قلبہ رانی بھی خوب کرتا ہے۔ میں اس چوہدری کو کھاتے دیکھتا رہا ہوں یہ چرتا خوب ہے چلے گا بھی خوب۔ اس پر ایک قہقہہ بلند ہوا اور ہنستے ہنستے محفل برخاست ہوئی۔ (تحدیث نعمت ص ۲۳۲)

اس کتاب کا زیادہ حصہ مقدمات کی تفصیل اور ہندوستانی اور عالمی سیاست پر مبنی اہم واقعات پر مشتمل ہے۔ اس ضمن میں دوسری جنگ عظیم کے حالات۔ چین۔ کینیڈا کا سفر صدر جان ایف کینیڈی سے ملاقات۔ مصر کے صدر جمال عبدالناصر۔ لیبیا۔ ٹیونس اور مراکش کے سربراہوں سے ملاقاتیں قابل ذکر ہیں۔

مسئلہ کشمیر کا ذکر مکرم چوہدری صاحب نے کچھ تفصیل سے فرمایا ہے کہ کس طرح خوبی اور صفائی سے ۱۹۴۸ء میں یو۔ این او میں پیش کیا اور کس طرح دوسرے ممالک کے نمائندگان نے اس کے حق میں اپنے خیالات اور تاثرات میں تبدیلی کرلی۔ آج پاکستان اقوام متحدہ کی جن قراردادوں پر عمل کرانے کا مطالبہ کر رہا ہے وہ حضرت چوہدری صاحب کی کوشش سے ہی پاس ہوئی تھیں۔

چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں

"چند سالوں کے بعد کولمبیا کے نمائندے نے ایک دفعہ مجھ سے کہا۔ کشمیر کے معاملے میں ہندوستانی نمائندے کی پہلی تقریر سننے کے بعد مجلس امن کے اراکین کی اکثریت کا یہ تاثر تھا کہ پاکستان نے آزادی حاصل کرتے ہی فساد کا رستہ اختیار کرلیا ہے اور دنیا کے امن کے لئے ایک خطرے کی صورت پیدا کر دی ہے لیکن جب جواب میں تمہاری طرف سے اصل حقیقت کے رخ سے پردہ ہٹایا گیا تو ہم سب نے سمجھ لیا کہ ہندوستان مکاری اور عیاری سے کام لے رہا ہے اور کشمیر کی رعایا پر ظلم ہو رہا ہے اور ہمارا یہ تاثر بعد میں کسی وقت بھی زائل نہیں ہوا۔

(تحدیث نعمت ص ۵۴۶)

آپ نے نہ صرف قضیۂ کشمیر کو منصفانہ طریق پر حل کرنے کی کوشش کی بلکہ مسلم ممالک کی آزادی کے لئے بڑی کامیاب سعی کی۔ اس ضمن میں لیبیا۔ صومالیہ۔ سوڈان۔ مصر سے برطانوی افواج کا اخراج۔ مسئلہ نہر سویز۔ تیونس۔ مراکش۔ لیبیا الجزائر۔ ترکی۔ لبنان۔ اردن۔ شام قابل ذکر ہیں شمالی افریقہ کے ان سب ممالک کی آزادی میں حضرت چوہدری صاحب کا بہت گہرا دخل تھا۔ صرف مسائل کا ذکر ہی نہیں فرمایا بلکہ سعودی عرب کے سفر ۱۹۵۸ء کا بھی ذکر کیا ہے اپنے قیام کے دوران آپ سعودی عرب کے وزیر خارجہ جلالتہ الملک فیصل السعود کے مہمان خصوصی رہے۔ ۱۹۶۲ء میں صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی طرف سے آپ کو اقوام متحدہ میں پاکستان کا مستقل مندوب ہونے کی پیشکش کی گئی جو آپ نے قبول کی۔ مکرم چوہدری صاحب کو عالمی سیاست کے میدان میں زندگی بہت ہی خوشگوار اور عظیم الشان طور پر گذارنے کا موقع ملا ہے مثلاً اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سترھویں اجلاس کی صدارت کا اعزاز پایا۔ یہ اعزاز پانے والے آپ واحد پاکستانی ہیں۔ بطور صدر آپ نے ٹوبیگو اور ٹرینیڈاڈ کے جشن آزادی میں شرکت کی۔ آپ نے اپنے سفروں کے دوران ان ممالک کے سربراہوں سے ملاقات کی وہاں جماعت احمدیہ کے قائم کردہ مشنوں میں قیام کے ساتھ ساتھ مربیان سے بھی ملاقات کا ذکر فرمایا ہے اور بعض بیوت الذکر کا سنگ بنیاد رکھنے اور بعض کا افتتاح کرنے کی سعادت حاصل ہونے کا بھی ذکر کیا ہے۔

آپ نے اپنے کسی ملک کے سفر کے دوران اس ملک کے بعض تاریخی اور مذہبی مقامات کا بھی ذکر کیا ہے۔ مثلاً ایران مین قیام کے دوران (۱۹۵۳ء) اپنے سفر اصفہان تا شیراز میں آپ نے شاہ خورس کے مقبرے کا دورہ کیا اس ضمن میں آپ لکھتے ہیں کہ "میں حیران ہو رہا تھا کہ تاریخ کی ایک عظیم مملکت کا بانی' فاتحین کے سلسلے میں ایک نہایت نیک شہرت کا مالک جس کی ذات پر ایران کو بجا طور پر فخر ہے اس کی قبر کی نشان دہی ایک حقیر سی تختی کرتی ہے اور قبر تک پہنچنے کا رستہ ایک پگڈنڈی ہے جو ایک ندی پر جا کر ختم ہو جائے گی۔ موٹر آسانی سے ندی تک چلی گئی۔ ندی بظاہر پایاب تھی اور پگڈنڈی کا نشان ندی کے اس پار بھی دکھائی دیتا تھا۔

ڈرائیور نے موٹر پانی میں ڈالی اور بغیر کسی مشکل کے ہم ندی کے پار پہنچ گئے اور چند منٹوں میں موٹر ہمیں مقبرے کے احاطے کی تین فٹ اونچی دیوار تک لے گئی۔ دیوار کے اندر صحن بالکل اجاڑ تھا اور مقبرے کی عمارت جو دو منزلہ تھی بالکل خستہ حالت میں تھی۔ اینٹیں گری ہوئیں۔ چونا اکھڑا ہوا۔ نہ مجاور نہ پاسبان۔ میں اینٹوں اور پتھروں کا سہارا لیتے ہوئے اوپر کی منزل تک پہنچا۔ یہاں بھی ویرانی کا عالم تھا کمرے کے اندر تعویذ کا نشان نظر آتا تھا لیکن بھڑوں نے چھتہ بنا رکھا تھا میں اندر داخل نہ ہوا۔ باہر سے دعا کر کے پھر اینٹوں اور پتھروں کا سہارا لیتے ہوئے نیچے اتر آیا۔ میرے ساتھی نیچے میرے انتظار میں رہے۔ یہ اس شاہ خورس کا مقبرہ ہے جس کا ذکر قرآن شریف میں سورہ کہف کے آخری رکوع میں ذوالقرنین کے نام سے آتا ہے۔"

(تحدیث نعمت ص ۶۰۹)

یاد رہے کہ آپ نے اپنے سفر کے دوران صرف مقبروں کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ شاہی محلات کا بھی ذکر کیا ہے۔ چنانچہ آپ مراکش میں قیام کے دوران خوبصورت شہر فیض کا ذکر ان الفاظ میں تحریر کرتے ہیں۔

"ہمیں قصرابیض CASABLANCA جانے کا موقع ہوا جو مورش اور جنوبی طرز کا مرکب خوشنما شہر ہے۔ فیض کا نام مدرسے کے ایام سے سنا ہوا تھا۔ دیکھنے کا شوق تھا۔ یہ آرزو بر آئی۔ فیض مراکش کا قدیم دارالحکومت ہے اور آج بھی مراکش میں دینیات کا مرکز ہے۔ قدیم شہر کا محل وقوع دفاع کے لحاظ سے نہایت محفوظ ہے۔ شہر دو بلندیوں کی گود میں واقع ہے۔ شہر کی آبادی اس قسم کی ہے کہ اس میں ایزادی یا تبدیلی کی گنجائش نہیں۔ پرانا شہر جوں کا توں محفوظ ہے البتہ قریب کے میدانی حصے میں ایک نئی طرز کا شہر آباد ہو چکا ہے جس میں ایزادی ہوتی رہتی ہے۔ قدیم فیض کے تمام بازار مسقف ہیں۔ گلیاں تنگ ہیں۔ شہر کے اندر آمدورفت پا پیادہ ہو سکتی ہے البتہ بار برداری کے لئے خچر اور گدھے استعمال ہوتے ہیں گلیوں اور بازاروں میں کچھ دیر گذارنے کے بعد طبیعت میں کھلی ہوا میں جانے کی خواہش محسوس ہوتی ہے۔ اہالیان شہر عادی ہو جانے کی وجہ سے شاید یہ خواہش محسوس نہ کرتے ہوں۔ یوں مکانوں کے صحن کشادہ ہیں اور ان میں

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد - ایم اے

جانوروں سے پیار

بعض دفعہ بچپن کا کوئی واقعہ انسان پر بہت گہرا اثر چھوڑ جاتا ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ قادیان میں جب ہم چھوٹے بچے تھے تو خدا معلوم کہاں سے ایک مینا اڑتی ہوئی ہمارے گھر آگئی۔ اسے کسی نے پکڑنے یا پنجرے میں بند کرنے کی کوشش نہیں کی بس وہ آئی اور گھر کا حصہ بن گئی۔ ہماری سب سے چھوٹی ہمشیرہ سے اس کا خاص تعلق تھا۔ وہ اس کے ساتھ صحن میں دوڑتی پھرتی۔ دوپہر کو جب ہماری ہمشیرہ سوتی تو اس پر بیٹھ جاتی اور کوئی اگر اسے ہاتھ لگانے کی کوشش کرتا تو اسے چونچیں مار مار کر بھگا دیتی۔ رات کو اس کے سرہانے پلنگ پر بیٹھ جاتی۔ غرض گھر میں جس طرح چھوٹی بہنوں کا لاڈ ہوتا ہے۔ (اور وہ بھی جو گیارہ برس بعد پیدا ہوئی ہو۔) اسی طرح اس کا بھی راج چلتا تھا۔ ہمارے گھر کے صحن سے جو سیڑھیاں بالائی منزل پر جاتی تھیں اس کے پہلو میں چولہے بنے ہوئے تھے اور اس حصہ پر ٹین کی چھت تھی تاکہ بارش سے محفوظ رہے۔ اماں کبھی کبھی کھلے موسم میں یہاں کھانا پکایا کرتیں۔ ایک روز وہ کھانا پکا رہی تھیں یا شاید گڑ کے گلگلے اور ہم بہن بھائی پاس انتظار میں بیٹھے تھے اور مینا آس پاس پھدک رہی تھی اور آٹے کا بچا ہوا حصہ گرتا تو وہ کھا لیتی کہ ابا جان نے سیڑھیوں پر سے گذرتے ہوئے کوئی چیز پھینکی جو اس ٹین کی چھت پر گری اس کی آواز سے ڈر کر مینا جو بھاگی تو سیدھی چولہے کے اندر۔ اس کی ایک دردناک چیخ نکلی تو اماں کو احساس ہوا کہ مینا چولہے کے اندر جل رہی ہے۔ اسے جلدی سے دست پناہ سے نکالا تو وہ منظر مجھے آج تک نہیں بھولتا۔ مینا کا جلتا ہوا بدن۔ اس کے تمام پر جل کر راکھ ہو چکے تھے اور نوزائیدہ چڑیا کے بوٹ کی طرح اس کی کھال جھلک رہی تھی۔ مینا نے ایک دو لمبے جھرجھری والے سانس لئے اور یہ جلتی ہوئی وفا کی پتلی ٹھنڈی ہو گئی۔ ہم نے صحن کی ایک روش میں اس کی قبر بنائی اور اسے اس میں دفن کر دیا۔ خدا معلوم کون اس کی ننھی سی قبر پر کبھی کبھی پھول رکھ جایا کرتا۔ شاید میری چھوٹی بہن اور اس کی مینا کی دوست ہو گی۔

جانوروں سے پیار ہم سب بہن بھائیوں میں کسی میں کم کسی میں زیادہ موجود ہے اس سے خالی کوئی بھی نہیں اور پھر اسی طرح یہ رنگ بچوں بلکہ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیوں میں منتقل ہو گیا ہے شاید ہی کوئی بچہ ہو جو اس سے خالی ہو۔ میرا پوتا بشیر احمد جب امریکہ سے پاکستان آیا تو اس کی فرمائش تھی کہ چونکہ امریکہ میں پالتو جانور رکھنے کے متعلق بڑے سخت قوانین ہیں تو اس کے لئے خرگوش خرید رکھوں۔ دو چھوٹے چھوٹے برف کے گولوں کی طرح سفید خرگوش خرید کر رکھے گئے اسی طرح مختلف قسم کے طوطے اور کبوتر۔ اس کا۔ اس کی بہن اور چھوٹے بھائی کا بیشتر وقت ان کے ساتھ کھیلنے اور ان کی نگہداشت میں گذر جاتا۔ جب امریکہ واپس جانے لگا ہے تو گیٹ سے واپس مڑ آیا کہ خرگوشوں کو الوداع کہہ آؤں۔ خرگوشوں کو ڈربے سے نکالا اور ان کو سینے سے لگایا جب واپس لوٹا تو دو موٹے موٹے آنسو آنکھوں سے چھلک کر رخساروں پر بہہ رہے تھے۔ میری بھتیجی کو بھی جانوروں سے عشق کی حد تک پیار ہے۔ چھٹیوں میں جب والدین سے ملنے آتی ہے تو اس کی دو بلیاں ساتھ سفر کرتی ہیں۔ اس کی چھوٹی بہن کی اب شادی ہوئی تو اس کی پالتو بلی کے لئے باقاعدہ ڈولی تیار کی گئی۔ اسی لڑکی کی پالتو السیشن کتیا جو پہرے کے لئے بڑے اچھے ہوتے ہیں بیمار پڑی تو ساری ساری رات اس کی تیمارداری ہوتی اور جب ڈاکٹر نے مشورہ دیا کہ کیونکہ یہ بہت بوڑھی ہو چکی ہے اور صحت کی کوئی امید نہیں تو بہتر ہے کہ اسے ٹیکہ لگا کر موت کی وادی میں اتار دیا جائے تاکہ اسے مزید تکلیف نہ اٹھانی پڑے تو اس بچی کی حالت دیکھنے والی تھی۔ کتیا کا سر اس کے زانوؤں پر تھا آنسوؤں کی ایک لڑی تھی جو ختم ہونے میں نہ آتی تھی۔ ڈاکٹر نے ٹیکہ لگایا اور کتیا کا بوڑھا جسم مصائب سے آزاد ہو گیا۔

یہ چند واقعات اس لئے لکھ رہا ہوں کہ شاید کہ اتر جائے دل میں میری بات۔ میں نے بہت کم لوگ ایسے دیکھے ہیں جو جانوروں پر تو ظلم کرتے ہوں اور ان کے دل میں انسانوں کے لئے حقیقی جذبہ ہمدردی ہو۔ چلیں آپ کتے نہ پالیں کیونکہ وہ شاید پلید ہوتے ہیں حالانکہ پہرہ اور شکار کے لئے کتا رکھنا جائز ہے۔ مشہور صحابی حضرت ابوہریرہ کی کنیت بھی ان کے بلیوں سے بے پناہ لگاؤ کی وجہ سے ہی رکھی گئی۔ آپ دیگر جانور بھی نہ پالیں کسی کو بھی جانور اسی صورت میں پالنے چاہئیں اگر اسے جانوروں سے لگاؤ ہو ورنہ بے جا ظلم ہوتا ہے۔ لیکن آپ کو بے زبان جانوروں پر ظلم ڈھانے کا کونسا معاشرہ اجازت دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تو جانوروں کو داغ لگانے کے متعلق فرمایا ہے کہ ان کی زیادہ نرم اور حس والی جلد پر نہ لگایا جائے۔ ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح نہ کیا جائے۔ ذبح کرتے ہوئے

باقی صفحہ ۷ پر

بقیہ صفحہ ۴

داخل ہوتے ہی سینے سے وہ بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے جو بازاروں اور گلیوں میں محسوس ہوتا ہے۔ شہر کی اپنی نرالی طرز کے علاوہ یہاں کا دینی کتب خانہ قابل دید ہے۔ بہت سے نادر قلمی نسخے اس میں جمع ہیں۔ فیض کے علمائے کرام کا فتویٰ سارے ملک میں قابل پذیرائی ہے۔"

(تحدیث نعمت ص ۶۹۳، ۶۹۴)

اس کتاب کے مطالعہ سے جہاں آپ کی مختلف ممالک کے سربراہان اور اہم سیاسی شخصیات سے ملاقات کا پتہ چلتا ہے وہاں مذہبی لیڈروں سے ملاقات کا بھی علم ہوتا ہے۔ پوپ جان ۲۳ سے ملاقات کا ذکر یوں فرماتے ہیں۔

"کانفرنس کے دوران میں تقدس مآب پاپائے اعظم جان ۲۳ نے کانفرنس میں شرکت کرنے والے اصحاب کو قصرِ ویٹیکن میں شرف باریابی سے نوازا۔ ڈائرکٹر جنرل نے سپاسنامہ پڑھا۔ پاپائے اعظم نے اپنا جواب انگریزی میں دیا۔ پھر اپنی نشست چھوڑ کر مندوبین کی پہلی صف کے ساتھ مصافحہ کیا اور قریباً دس پندرہ منٹ تک مختلف اصحاب کے ساتھ بے تکلف گفتگو فرماتے رہے۔ وہ نہایت سادہ طبع منکسر مزاج تھے۔ دو تین بار رخصت کے الفاظ کہہ کر دروازے کی طرف قدم اٹھایا۔ اور پھر لوٹ کر بات چیت شروع کر دی گویا جلد رخصت کر دینا ان کی طبیعت پر گراں ہے۔

(تحدیث نعمت ص ۶۹۸)

نیوزی لینڈ میں اپنے قیام کے دوران سیر کے کچھ حالات یوں آپ بیان فرماتے ہیں۔

"نیوزی لینڈ کے متعلق دو باتیں میرے ذہن میں تھیں جنہیں دیکھنے کا شوق تھا ایک ملک کے اصل باشندے یعنی MAORIS اور دوسرے قدرتی دخانی چشمے جو زمین کے اندر سے زور سے ابلتے ہیں اور جن کی بھاپ سے بہت کام لئے جاتے ہیں۔ ہمارے پہلے دن کے سفر کا یہی مقام تھا اور یہی ایک بستی MAORIS کی بھی تھی۔ بھاپ کو کام میں لانے والے کارخانے اور مشینوں کو دیکھ چکنے کے بعد مینیجر صاحب ہمیں کارخانے سے کچھ فاصلے پر ایک ٹیلے پر لے گئے۔ ان کی بیگم صاحبہ بھی ساتھ تھیں جب ہم کار سے اترے تو ان خاتون نے فرمایا۔ میں تو اس سے آگے جانے سے گھبراتی ہوں۔ آپ لوگ آگے بڑھ کر جو اندازہ ہو سکتا ہے اس کا تجربہ کر لیں۔ کار سے اترتے ہی محسوس ہوا کہ پاؤں تلے کی زمین تھرا رہی ہے۔ اور تھوڑی دور آگے زمین کے اندر پانی اور آگ اور بھاپ کے جوش سے مسلسل مہیب گڑگڑاہٹ کا شور اٹھ رہا ہے۔ آگے بڑھے تو پاؤں کو زمین کی حرکت بالکل ایسے محسوس ہوئی کہ جیسے ہم ایک سرکش بچھیرے کی پیٹھ پر کھڑے ہیں جو سرپٹ دوڑ رہا ہے۔ بھاپ کی گرج کی آواز خوفناک اور غضبناک انداز میں سنائی دیتی۔ ہر آدھ منٹ کے وقفے پر ہمارے کھڑے ہونے کی جگہ سے چند گز کے فاصلے پر ایک دہشتناک چنگھاڑ کے ساتھ ایک دخانی ستون زمین کے اندر سے آسمان کی طرف بلند ہوتا۔ یہ تمام منظر گویا جہنم کے غیظ و غضب کا نمونہ تھا۔"

(تحدیث نعمت ص ۷۲۰، ۷۲۱)

یہ کتاب ۷۵۱ صفحات پر مشتمل ہے اس مختصر سے مضمون میں بہت سی اہم باتوں کا ذکر نہیں ہو سکتا۔ چند باتوں کے ذکر پر ہی کفایت کی جا سکتی ہے۔ آخر میں ۱۸ صفحات کے تتمہ میں حضرت چوہدری صاحب نے عالمی عدالت میں پیش ہونے والے بعض سیاسی مسائل۔ ہالینڈ کی ملکہ جولیانہ کی عنایات خسروانہ اور ان کی خدمت میں انگریزی زبان میں کتاب محمد خاتم النبیین کی پیشکش نیز انگلش میں ۱۵ سے زائد کتب کی فہرست درج کی ہے۔ آخر میں اشاریہ ہے جو حروف تہجی کے حساب سے ترتیب دیا گیا ہے۔ یہ اشاریہ کتاب ہذا میں تمام مندرجہ اشخاص اور شخصیات کے اسماء کی تلاش میں بہت معاون اور ممد ہو سکتا ہے۔ الغرض یہ کتاب سیاسی۔ مذہبی اور معلومات عامہ کے لحاظ سے بہت ہی مفید کتاب ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ جس مقصد کے پیش نظر حضرت چوہدری صاحب نے تحریر فرمائی اسے اپنے فضل سے پورا فرمائے اور انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۱

ہاتھ اور بونے والے دل جنہوں نے اسے بویا ہو اسے دیکھ کر بہت خوشی محسوس کریں۔ وہ کھیتی اس شان کے ساتھ نشوونما پائے کہ بونے والوں کے دلوں کو خوشیوں سے بھردے۔ مگر یاد رکھو کہ اس پر دشمنوں کے دل ضرور غضب میں مبتلا ہونگے۔ ایک طرف اس کھیتی کی نشوونما تمہارے دلوں کو خوشیوں سے بھر رہی ہوگی اور دوسری طرف ان کے دشمن اس کو دیکھ دیکھ کر غیظ و غضب میں مبتلا ہونگے۔ پہلے زمینی ذرائع سے کام لے کر زمین میں ظاہر ہونے والے نشانات کا منہ بند کرنے کی کوشش کی جاتی تھی۔ اب آسمان سے نشان ظاہر ہو رہے ہیں اس کا راستہ روکنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے اللہ کے جلائے ہوئے چراغ بھی کبھی پھونکوں سے بجھائے جاتے ہیں۔ تم نے ربوہ والوں کا چراغاں روک دیا۔ مگر ربوہ کی طرف سے جو چراغاں ہم نے کل عالم کو دکھایا اس کو کس طرح روک سکو گے۔ وہ چراغ جو اللہ نے احمدیوں کے سینے میں روشن کردیئے ہیں اور تمام دنیا میں اس سے نور ہی نور پھیل رہا ہے ان کی راہ تم نہیں روک سکتے۔ ان شمعوں کو تم نہیں بجھا سکتے۔ یہ آسمان سے نازل ہونے والے نور ہیں ان پر بندے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

خوشیاں پھیلنے کے دن حضرت صاحب نے فرمایا۔ پس اہل ربوہ کو اب خوش ہونا چاہئے کہ پہلے تو ان کی خوشیوں کی آواز دبادی جاتی تھی اب وہ آواز نہیں دبے گی۔ ان کی خوشیاں منانے والے سارے عالم میں ان کی طرف سے خوشیاں منائیں گے اور یہ خوشیوں کے دن بڑھنے والے ہیں پھیلنے والے ہیں روشن سے روشن تر ہونے والے ہیں۔ یہ وہ دن ہیں جو راتوں کو بھی دن بنا دیں گے اس لئے جماعت احمدیہ کو ان تکلیفوں پر کسی غم اور دکھ کی ضرورت نہیں۔ یہ ہماری کامیابیوں کا ایک لازمی حصہ ہے۔ قرآن کو کیسے بدلا جا سکتا ہے قرآن کہتا ہے کہ تم جب جب آگے بڑھو گے تب تب دشمن کو تکلیف پہنچے گی۔ پس یہ تکلیف بھی ایک نشان ہے اور ہمارا آگے بڑھنا بھی ایک نشان ہے۔ اس راہ میں آگے سے آگے بڑھتے چلو خدا کی تائید تمہارے ساتھ پہلے سے بڑھ کر قوت کے مظاہرے کر رہی ہے۔ پہلے سے زیادہ بڑھ کر روشن نشان دکھا رہی ہے اس قافلے کا رخ اب آگے کی طرف اور بلند سے بلند تر منازل کی طرف ہے یہ جماعت پہلے سے کہیں زیادہ تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے اور بڑھتی چلی جائے گی۔ رمضان المبارک میں دعا مانگیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عبادالشکور بنائے جتنے نشان اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے ہیں ہم مجسم شکر بن جائیں تب بھی ان کا حق ادا نہیں ہو سکتا اور جو شکر جتنا بھی ہم ادا کرتے ہیں وہ آسمان پر پھر قبول ہو رہا ہے اور پھر رحمتیں بن کر ہم پر برسنے والا ہے۔ پس یہ ایک ایسا دور ہے جو لامتناہی روحانی لذتوں کا دور ہے۔ اب تو نشے میں ڈوب کر آگے بڑھنے کا معاملہ ہے اور اللہ نے چاہا تو آپ دیکھیں گے کہ دن بدن اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ 'اللہ تعالیٰ کے فیض پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ آسمان سے اتریں گے اور آسمان کے رنگ زمین کے رنگ بدل دیں گے اور ہمارے دل اس سے سیراب ہوتے رہیں گے۔ قرآن کا محاورہ ہے آنکھیں ٹھنڈی کرنا میں نے جب یہ بات کی تو آنکھیں ٹھنڈی کرنے کی بات تھی میں نے سوچا کہ دل ٹھنڈا کرنے کی بات نہیں۔ آنکھوں کا ذکر ہے۔ اس سے وہ مضمون دل میں ابھرا کہ یہ آنکھوں کی ٹھنڈک ہے جو طراوت بنکر دل میں اترا کرتی ہے۔ اور اس سے دل اپنے پاتال تک سیراب ہو جایا کرتا ہے۔ پس قرآن کریم نے بہت ہی پیارا محاورہ استعمال فرمایا ہے کہ آنکھوں کی ٹھنڈک عطا ہونے کی دعا مانگا کرو تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے قرۃ العین کے سامان مہیا فرمادیئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سامان بڑھتے چلے جائیں گے۔

جماعت احمدیہ میں مالی قربانی کا شاندار نظارہ اس کے بعد حضرت صاحب نے سورۃ توبہ کی آیات ۳۴ و ۳۵ کے حوالے سے فرمایا کہ بہت سے ایسے ہیں کہ جو لوگوں کا مال باطل طریق سے کھاتے ہیں اور ان کی نشانی یہ بیان کی ہے کہ وہ اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ میں اس کے برعکس صورت حال ہے۔ ہماری جماعت کے لوگ حرام کمائی نہیں کھاتے اور اللہ کی راہ سے روکتے نہیں بلکہ بلاتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ دولت کمانے کا ایک لازمی منفی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دولت کو بڑھانے کی حرص بڑھتی جاتی ہے۔ ایسے لوگ جب خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو اپنی توفیق کے مطابق خرچ نہیں کرتے جبکہ کم مال رکھنے والے اپنی توفیق کے مطابق بلکہ اس سے بڑھ کر خرچ کر رہے ہوتے ہیں۔ ابھی عالمی احمدیہ ٹی وی کے آغاز کے موقع پر ہم نے یہ نظارہ دیکھا کہ افراد جماعت نے بغیر کسی تحریک کے بڑھ چڑھ کر پیش کیا اور خواتین نے اپنے زیور نچھاور کر دیئے۔ یہ عجیب روح پرور نظارہ تھا جس کی مثال دنیا میں اور کہیں دکھائی نہیں دیتی۔ ان میں ایسے لوگ بھی شامل ہیں جو خرچ کرتے ہیں تو وہ جانتے ہیں یا اللہ جانتا ہے کہ انہوں نے اپنی توفیق کے مطابق خرچ کیا ہے یا نہیں۔ اس کی پہچان اللہ نے یہ بیان کی ہے کہ وہ جب خرچ کرتے ہیں تو ان کے دل تنگی محسوس کر رہے ہوتے ہیں کہ اتنا خرچ کر رہے ہیں اس سے نقصان ہو جائے گا۔ اگر اس رقم کو کاروبار میں لگالوں تو اتنا فائدہ اور حاصل ہو جائے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا ہر احمدی کو اپنے نفس میں اسے جانچنا چاہئے کہ مال کی محبت حائل ہو رہی ہو پھر بھی وہ خرچ کر رہا ہو۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آج میں اس مضمون کو زیادہ کھول کر بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ نے فرمایا ہے (الاعراف:۴۱) کہ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور تکبر سے کام لیا ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں ہرگز داخل نہیں ہونگے یہاں تک اونٹ سوئی کے ناکے سے گذر جائے۔

دولت مندوں کے جنت میں داخل ہونے کی شرائط حضرت صاحب نے فرمایا کہ اسی مضمون کو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے ملتے جلتے رنگ میں یوں بیان فرمایا کہ میں سچ کہتا ہوں کہ دولت مند کا آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونا مشکل ہے اونٹ کا سوئی کے ناکے سے نکل جانا اس سے آسان ہے کہ دولت مند جنت میں داخل ہو۔ حواریوں نے پوچھا کہ پھر کون نجات پائے گا تو آپ نے فرمایا کہ یہ آدمیوں سے نہیں ہو سکتا مگر اللہ سے ہو سکتا ہے (متی باب ۱۹۔ آیات ۲۳ تا ۲۶)

حضرت صاحب نے فرمایا کہ قرآنی مثال تکبر کو ظاہر کرتی ہے کہ جب ایک کیڑی خود کو اتنا پھُلالے کہ اونٹ جیسی ہو جائے تو اس کا یہ حجم سوئی کے ناکے میں کبھی داخل نہ ہو سکے گا۔ مسیح کی تمثیل میں دولت مند کا ذکر ہے وہ بھی موٹا ہوتا جاتا ہے۔ اس رنگ میں کہ اسے ساری عمر دولت میں اضافے کا خیال لاحق رہتا ہے۔ قرآن کی مثال بتاتی ہے کہ جنت کے راستے چھوٹے، عاجزی، حقیقت اور سچائی کے راستے ہیں۔ اپنی تمناؤں سے جو اپنی جھوٹی شخصیت بنا بیٹھے ہو اس کا اس چھوٹی شخصیت سے گزرنا ممکن ہی نہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ مسیح کی تمثیل دولت مند کو مایوس کر دینے والی ہے جبکہ قرآنی تمثیل میں تکبر کا ذکر کر کے ایک امکان موجود رکھا گیا ہے کہ عجز و انکساری کا رستہ کھلا ہے۔ جب کوئی تکبر کو چھوڑ کر خود کو عجز و انکساری سے کیڑا سمجھنے لگے گا تب وہ نجات پائے گا۔ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا ہے کہ

؎ کرمِ خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

یہ ہے عجز کا مقام۔ قرآن کیسے کیسے حکمتوں کے راز ہمیں بتاتا ہے اگر جنت کی امید رکھنی ہے تو رمضان ہمیں یہ پیغام دیتا ہے جو پہلے خرچ کرتے تھے اب اس سے زیادہ خرچ کرو۔ حرص اور طمع کا وجود جب تک تمہیں نہیں چھوڑتا تم دبلے نہیں ہو سکتے۔ رمضان تو ویسے بھی چربیاں پگھلانے کا مہینہ ہے چربی جسمانی ہو یا روحانی۔ رمضان اس گرمی کو لاتا ہے جو اسے پگھلادیتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر چیز کو پاک کرنے کی ایک زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا جسم کی زکوٰۃ ان معنوں میں ہے کہ روزہ کولیسٹرول کو دور کرتا ہے۔ جو جب خون کی نالیوں میں جمتا ہے تو سینے میں آگ سی لگتی محسوس ہوتی ہے اور کوئی ہارٹ برن اور کوئی انجائنا کا شکار ہو جاتا ہے۔

روحانی چربی دور کرنے کا ذریعہ

حضرت صاحب نے فرمایا دولت مند کے لئے رمضان میں کثرت سے خرچ کرنا روحانی چربی دور کرنے کا ذریعہ ہے اب رمضان میں صرف ۱۵۔۱۶ دن باقی رہ گئے ہیں جماعت کو چاہئے کہ اس پہلو سے بھی رمضان سے استفادے کی بھرپور کوشش کرے۔ بعض لوگ بیوی بچوں پر خرچ کرنے میں کنجوسی دکھاتے ہیں۔ خود ہوٹلوں میں اور دوستوں کے ساتھ خوب کھاپی لیتے ہیں لیکن گھر میں استطاعت ہونے کے باوجود بیوی کو پیسے نہیں دیتے اس لئے یہ خرچ پہلے سے گھر سے شروع کریں۔ پھر گردوپیش پر نظر ڈالیں۔ غریبوں پر نظر ڈالیں۔ کشمیر اور بوسنیا کے ضرورت مندوں کی مدد کریں۔ صدقات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ہاتھ کھولیں چندوں میں اضافہ کریں۔ اس سے بوجھ کم ہو جاتے ہیں اور روحانی طاقت بڑھ جاتی ہے تو روحانیت کے راستے پر چلنے کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔

نماز کی طرف خاص توجہ چاہئے

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے حوالے سے رمضان المبارک کے فضائل بیان فرمائے۔ حضرت بانی سلسلہ نے رمضان کو تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ قرار دیا۔ اور فرمایا ہے کہ نماز تزکیہ نفس کرتی ہے اور روزہ تجلی قلب کرتا ہے جس سے کشف و الہام کا دروازہ کھلتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ تجلی قلب کے لئے پہلے عبادتوں کو درست کرنا ضروری ہے۔ جب تک نمازوں کے ذریعے فحشاء اور منکرات اور بغی سے باز نہ آیا جائے تنویر قلب نہیں ہو سکتی۔ پس رمضان میں نماز کی طرف خصوصیت سے توجہ چاہئے۔ ہر شخص بالارادہ یہ دیکھے کہ رمضان نے اس کی نمازوں کو کیا فائدہ دیا ہے۔ اب رمضان میں جتنے دن باقی رہ گئے ہیں اس میں نمازیں پڑھتے ہوئے نماز کے مضمون پر غور کریں۔ نماز میں صراط مستقیم کی دعا مانگی جاتی ہے۔ غور کرنا چاہئے کہ جو کچھ خدا سے مانگ رہے ہیں اس کی طرف عملی قدم بھی اٹھا رہے ہیں یا نہیں۔ صراط مستقیم پانا۔ اور انعام یافتہ لوگوں کے گروہ میں شامل ہونے کی خواہش کرنا اور ایسے گروہ میں شمولیت کی خواہش پانا جو نہ تو مغضوب علیھم میں شامل ہوئے اور نہ گمراہ ہوئے۔ اتنی بڑی دعا کے لئے کوئی تقاضا بھی ہے یا نہیں۔ یہود کی علامتیں آج عام نظر آتی ہیں۔ حرص و ہوا' جھوٹے مقدمات' گواہیوں میں جھوٹے بیان' جھگڑے کرنا' گالی گلوچ کرنا' انسانوں کو تکالیف پہنچانا اور اس پر فخر کرنا کہ ہم سے بڑا جھگڑالو اور کوئی نہیں' ہم بڑے کپتے ہیں۔ ان علامتوں کو چھوڑنا ہو گا۔ تب روزے کے فوائد حاصل ہونگے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اب باقی رمضان میں جو نمازیں پڑھیں ان کے بارے میں کوشش کریں کہ ان مضامین کو سامنے رکھ کر اپنے عمل پر غور کریں۔

حضرت صاحب نے آخر میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان سے صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ اگر ہمیں ظاہری چراغ جلانے سے روکا بھی جائے تو ہمارے دلوں میں تنویر قلب کے چراغ روشن ہوں تو ساری دنیا کی پھونکیں بھی اسے جلتے چلے جانے سے نہ روک سکیں گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ ۵

تیز ترین دھار والی چھری استعمال کی جائے۔ تاکہ کم سے کم تکلیف ہو اور مجھے حیرت ہوتی ہے ان لوگوں پر اور پھر ان بچوں پر جو جانوروں پر ہروقت سنگ اٹھائے نظر آتے ہیں کمزور اور مریل گھوڑے۔ گدھوں پر ان کے چلانے والے چھڑیاں کیا لاٹھیاں برسا رہے ہوتے ہیں اور انہیں کچھ احساس نہیں ہوتا کہ یہ بھی جاندار ہیں ان کے جسم بھی اسی طرح تکلیف محسوس کرتے ہیں جس طرح انسانوں کے جسم اور یہ التجاء بھی نہیں کر سکتے۔ وفا اور خدمت کا مادہ شاید ان میں انسانوں سے بڑھ کر ہی ہوتا ہے۔ ان بے زبان جانوروں کے زخم ناسور بن چکے ہوتے ہیں اور ان کی کوئی مرہم پٹی ہوتی نظر نہیں آتی۔ ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ ان پر لادا جاتا ہے۔ پس خدارا ان بے زبانوں پر رحم کرنے کی نہ صرف خود عادت ڈالیں بلکہ اپنی اولاد کو بھی ان پر دست شفقت رکھنے کی تربیت دیں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ قدسیہ شاہد بیگ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے بھائی کو کراچی میں ڈاکوؤں نے بہت مارا ہے اور گاڑی بھی چھین کر لے گئے ہیں۔ وہ کافی زخمی ہوئے ہیں۔

○ محترم محمد رشید احمد صاحب ایڈووکیٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ بیمار ہیں۔

○ محترم میاں اللہ دتہ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں۔

دوست دعا کریں کہ ان سب کو اللہ تعالیٰ شفاعطا فرمائے۔

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ ظل مریم صاحبہ بابت ترکہ مکرم چوہدری محمد خورشید صاحب)

محترمہ ظل مریم صاحب اہلیہ مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب ایڈووکیٹ مکان نمبر A/۲۱۳ گلبرگ فیصل آباد نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم ماسٹر محمد خورشید صاحب ولد چوہدری محمد ملک صاحب مدرس چک نمبر R.B/۱۳۹ ضلع فیصل آباد. قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر ۳۵/۵ دار الرحمت (فیکٹری ایریا) ربوہ برقبہ ۱۰ مرلے ۷۵ فٹ ان کے جملہ ورثاء کی اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل طریق پر مذکورہ ورثاء کے درمیان تقسیم کر دیا جائے۔

۱۔ محترمہ ظل مریم صاحبہ (بیٹی) کے نام ۶-۵۰ مرلے
۲۔ مکرم مختار احمد صاحب (بیٹا) کے نام ۳-۵۰ مرلے
۳۔ مکرم نصیر احمد صاحب (بیٹا) کے نام ۳-۵۰ مرلے
۴۔ مکرم نذیر احمد صاحب (بیٹا) کے نام ۳-۵۰ مرلے

دیگر ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم ارشاد احمد صاحب (بیٹا)
۲۔ مکرم اقبال احمد صاحب (بیٹا)
۳۔ مکرم اعجاز احمد صاحب (بیٹا)
۴۔ محترمہ مسرت پروین صاحبہ (بیٹی)
۵۔ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ (بیٹی)
۶۔ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس تقسیم و انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

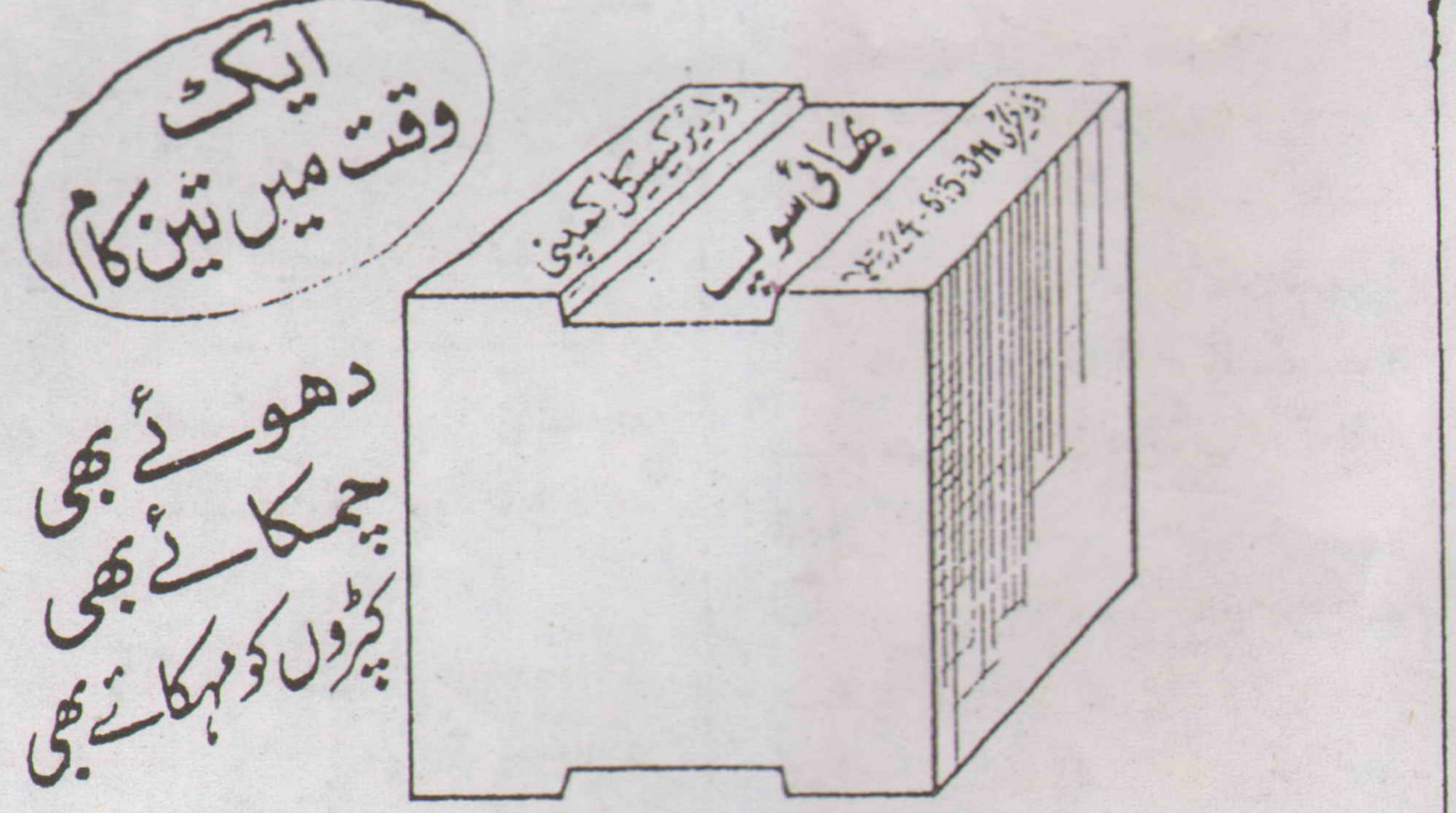

رجسٹرڈ
بھائی سوپ
WARRIOR

وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزاست تیار ذوالاصابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔

اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں۔

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۶۴-۷۱۷۷ - ۶۴-۷۷۷۴
فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰/ ۰۵۲۴

M.T.A
کی نشریات بالکل صاف اور واضح دیکھنے کیلئے ۸ مضبوط اور معیاری
مکمل ڈش انٹینا
امپورٹڈ ریسیور کے ساتھ
۹۵۰۰ روپے میں
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون ۳۰۸۰۶ رہائش ۶۸۰۳۷۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 24- فروری- 1994ء
کل ہلکی بارش ہوئی۔ آج دھوپ نکلی ہوئی ہے۔ درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ وہ آئین پر کسی نفسیاتی دباؤ کی وجہ سے عمل نہیں کریں گے انہوں نے کہا کہ وہ بطور صدر آئین کے محافظ ہیں اور ہر حال میں آئین پر عمل کرتے رہیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ امید ہے کہ حالات جلد معمول پر آجائیں گے اور سرحد اسمبلی معمول کے مطابق کام کرے گی۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سرحد میں گورنر راج کا نفاذ آئینی ضرورت تھی۔ سرحد حکومت نے صوبے میں آئینی بحران پیدا کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس سے صوبے کو محفوظ کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اپوزیشن مرکز سمیت جہاں چاہے عدم اعتماد لا سکتی ہے۔ اسے ایوان کے اندر ناکام بنائیں گے۔

○ وزیر اعلیٰ سرحد صابر شاہ نے کہا ہے کہ وہ بدستور وزیر اعلیٰ ہیں صرف اختیارات استعمال نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ وفاقی حکومت نے ناکامی کے بعد دل کی بھڑاس نکالی ہے۔

○ صوبہ سرحد کے معطل وزیر اعلیٰ صابر شاہ اپنی معطل کابینہ کے تین ارکان اور ایک رکن سرحد اسمبلی کے ہمراہ اسلام آباد سے پشاور جاتے ہوئے نوشہرہ کے قریب ایک کار حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے۔ ان کی حالت تشویشناک بیان کی جاتی ہے دو سابق وزرا ایوب آفریدی اور منیر شاہ کی حالت بھی نازک ہے۔ دونوں آپس میں ٹکرانے والی گاڑیاں بری طرح تباہ ہو گئی ہیں۔

○ سرحد اسمبلی میں قائد حزب اختلاف آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے کہا ہے کہ سرحد میں گورنر راج کے ذمہ دار صابر شاہ ہیں جو کہ اقلیت کو اکثریت پر ٹھونس رہے تھے۔ ہمیں جب بھی اکثریت ثابت کرنے کو کہا گیا۔ بلا تاخیر ثابت کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم بھی پختون ہیں۔ ہم ایسی باتیں کرنے کے عادی نہیں۔ ہماری جانیں مال، اولاد سب کچھ ملک کے لئے وقف ہے۔

○ سرحد اسمبلی کی معطلی کے بارے مختلف سیاسی افراد نے مختلف رد عمل ظاہر کیا ہے۔ اپوزیشن کے چوہدری شجاعت نے کہا ہے کہ صدر مملکت سے جو توقعات تھیں سرحد اسمبلی توڑ کر انہوں نے پوری کر دکھائی ہیں۔ سینیٹر خلیق الزمان نے کہا ہے کہ یہ عمل جمہوریت کو دفن کرنے کے مترادف ہے انہوں نے کہا کہ اس کھیل کے اثرات پنجاب اور بلوچستان پر بھی پڑیں گے۔ سرحد اسمبلی حکومتی پارٹی کے ڈپٹی لیڈر انور کمال نے کہا ہے کہ گورنر کو اسمبلی کے جاری اجلاس پر اجلاس بلانے کا کوئی اختیار نہیں انہوں نے مزید کہا کہ آئین کے تحت پارلیمانی پارٹی کی اکثریت منحرف ارکان کو نااہل قرار دے سکتی ہے۔

○ پنجاب اسمبلی کے قائد حزب اختلاف میاں شہباز شریف اور چوہدری پرویز الٰہی اور ذوالفقار کھوسہ نے ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ سرحد میں گورنر راج نافذ کر کے پیپلز پارٹی نے عوامی مینڈیٹ کی دھجیاں بکھیر دی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو پنڈورا بکس سرحد میں کھولا گیا ہے اس کی آگ وفاق اور دوسرے صوبوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لی گی۔

○ قائد حزب اختلاف نواز شریف کی صدارت میں ہونے والے مسلم لیگ اور اے این پی کے ایک مشترکہ اجلاس میں بے نظیر حکومت کے خلاف ملک گیر تحریک چلانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس تحریک کے دوران ملک بھر میں جلسے جلوس اور احتجاجی مظاہرے کئے جائیں گے۔

○ پنجاب اسمبلی میں سرحد اسمبلی کی معطلی کے خلاف سپیکر پنجاب اسمبلی کے قراداد مذمت پیش کرنے کی اجازت نہ دینے پر زبردست ہنگامہ آرائی ہوئی۔ جس کے بعد حزب اختلاف کے تمام اراکین احتجاجا" واک آوٹ کر گئے۔

○ کراچی میں مسلم لیگی خواتین نے بے نظیر کے خلاف مظاہرہ کیا۔ جس پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور خواتین کے ساتھ بدسلوکی کی۔ اور ان کی رہنماؤں کو گرفتار کر کے تھانہ پہنچا دیا گیا لیکن ۳ گھنٹے بعد ان کے خلاف مقدمہ درج کر کے ان کو رہا کر دیا گیا۔

○ جمہوری وطن پارٹی کے سربراہ نواب اکبر خان بگٹی نے کہا ہے کہ سرحد میں گورنر راج نافذ کر کے صدر نے آئینی ذمہ داریاں پوری کی ہیں۔ ان کا عمل ملک میں جمہوریت کے وسیع تر مفاد میں ہے۔

○ مسٹر زرینووسکی جن کی پارٹی نے حالیہ الیکشن میں روس میں سب سے زیادہ نشستیں جیتی تھیں۔ ان کے حلقہ کے انتخابی نتائج کو روس کی ایک مقامی عدالت نے کالعدم قرار دے دیا ہے تاہم ان کے ساتھیوں نے کہا کہ ان کی پارلیمنٹ کی نشست پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ قانون کے مطابق اس فیصلے کے خلاف دس روز تک اپیل کی جا سکتی ہے۔

○ بوسنیا کے صدر عالی جاہ عزت بیگووچ نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے اپیل کی ہے کہ وہ محصور شہر مگلج کے شہریوں کو سربوں کے حملوں سے بچائے انہوں نے سلامتی کونسل کے نام اپنے خط میں لکھا ہے کہ اس محصور شہر پر سرائیوو سے ہٹائے جانے والے توپخانہ سے گولہ باری کی جا رہی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف نواز شریف نے کہا ہے کہ سندھ کے اندر مشرقی پاکستان کے حالات پیدا کرنے کی کوششیں کر کے مسلح افواج کے خلاف سازش کی جا رہی ہے فوج ایک قومی ادارہ ہے اسے بچایا جائے۔ انہوں نے کہا بے نظیر کو پاکستان کے نہیں بھارت کے مفادات عزیز ہیں حکومت خود ترقیاتی منصوبے تباہ کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر کو بھی چاہئے کہ وہ اپنے کردار کا جائزہ لیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کسی شرپسند کو امن و امان میں رخنہ ڈالنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ امن و امان کے قیام کی ذمہ دار حکومت ہے انہوں نے کہا سرحد میں جلد حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خاں نے کہا ہے کہ صوبہ سرحد میں اگر صدر پاکستان نے آئین کے تحت گورنر سرحد کو دو ماہ کے لئے تمام اختیارات دے دیئے ہیں تو یہ بھی آئینی اور قانونی پوزیشن ہے۔

○ وزیر دفاع آفتاب شعبان میرانی نے کہا ہے کہ پاکستان مزید تین ہزار فوجی بوسنیا بھیجے گا۔ انہوں نے بتایا کہ بوسنیا میں فرائض سر انجام دینے کے لئے ان پاکستانی فوجیوں کی تربیت مکمل ہو چکی ہے اب صرف اقوام متحدہ کی طرف سے گرین سگنل کا انتظار ہے۔

○ پاکستان اسلامک فرنٹ کے سرحد اسمبلی کے لیڈروں نے کہا ہے کہ سرحد میں گورنر راج کے نفاذ کا کوئی جواز نہیں بنتا انہوں نے کہا پیپلز پارٹی اقتدار کی خاطر تمام اصولوں کو بالائے طاق رکھے ہوئے ہے۔

○ سوپور میں حزب المجاہدین نے بھارتی فوجی کیمپ پر راکٹ داغ کر ۲۶ بھارتی فوجی ہلاک اور ۲۰ زخمی کر دیئے ہیں جبکہ کیمپ کی پانچ بیرکس تباہ ہو گئی ہیں جھڑپوں میں دو مجاہدین بھی شہید ہو گئے ہیں۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ ذوالفقار علی بھٹو کا مقبرہ سرکاری فنڈ سے نہیں بلکہ پارٹی فنڈ سے بننا چاہئے انہوں نے کہا کہ بے نظیر سچ بولنے والوں سے کم ہی ملتی ہیں۔ شہید بھٹو کے ساتھیوں کو کوئی نہیں پوچھتا وہ دل برداشتہ ہو کر پارٹی چھوڑ دیتے ہیں۔

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE
Rs 250/-
عورتوں کیلئے کورس
STERILITY COURSE بانجھ پن کورس
Rs 130/-
ATHRA COURSE Rs 125/- اٹھراء کورس
موجد : ہومیو معالج ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
فون : سیلز 211283 دفتر 771 ربوہ

ربوہ میں کامیاب ادارہ
اندرون ملک یا بیرون ملک کسی بھی ایئرلائن میں سفر کے لئے نہایت ارزاں ٹکٹیں، سیٹ کنفرمیشن کی ضمانت کے ساتھ
• نیز فیصل آباد، کراچی کیلئے ایرو ایشیا کی روزانہ سروس
دفتر اوقات : صبح ۹ سے شام ۶ بجے
احمد ٹریولز انٹرنیشنل بالمقابل ایوان محمود
ربوہ فون : 211550

ضرورت سیلزمین
پاکستان کے مختلف شہروں میں کیوریٹو ادویات کی فروخت اور بکنگ کے لئے سیلزمینوں کی ضرورت ہے۔ درخواستیں صدر/امیر صاحب کی تصدیق کیساتھ بھجوائیں۔
سیلز منیجر کیوریٹو انٹرنیشنل ربوہ